آخر میں ہم تمام فن کار اور متعلقہ حلقہ بآواز بلند درخواست کرتا ہے کہ جامعۂ ازہر اور اس کی تمام علمی شاخیں محض نگراں کا کردار ادا کرنے کے بجائے شریک کار کا کردار ادا کریں۔ وہ صرف یہ بتانے پر اکتفانہ کریں کہ یہ چیز حرام ہے اور یہ حلال ہے۔ میں تو تمام علمائے دین سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ کسی بھی معاملہ میں محض فتویٰ کے بجائے ٹھوس رہنمائی فراہم کریں۔ خصوصاً فن کاری کے بارے میں ہمیں اُن کی طرف سے ایسی رہنمائی کی ضرورت ہے جو ہماری فن کارانہ کوششوں میں ہمارے لئے معاون ثابت ہو۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

(ہفت روزہ المجتمع، کویت، شمارہ ۱۶۰۰۔۱۶۰۱، ۱۹۔۲۶/ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ، ۸۔۱۵/مئی ۲۰۰۴ء)

# اسلام میں کسی قسم کی اداکاری جائز نہیں

ڈاکٹر محمود حسن الہ آبادی

میری قطعی رائے ہے کہ کسی قسم کی تمثیل یا اداکاری اسلام میں جائز نہیں ہے۔ اسی لئے شریعت اسلامیہ میں نفس نقالی ہی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ یہ دراصل سد ذریعہ کے باب میں داخل ہے۔ ڈرامہ نگاری کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صنف نے غیر اسلامی دنیا میں ترقی کی ہے۔ اسلامی دنیا اس سے دور ہی رہی۔ دیگر مذاہب اس سے تبلیغ دین کا کام لیتے رہے ہیں، لیکن اسلام کی تبلیغ کے لئے اسے ایک ذریعے کے طور پر اس وقت پیش کیا جانے لگا جب یورپی اقوام کا مسلم ممالک پر قبضہ بالکل مستحکم ہوگیا اور ہر مسئلے کو ان کی عینک سے دیکھا جانے لگا۔ اگر ہم جیسے گنہگار صحابہ کرام کا کردار اسٹیج پر پیش کر سکتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار کیوں نہیں پیش کیا جا سکتا؟ وہ کیا قطعی دلیل ہے جس سے صحابہ کرام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اس سلسلے میں فرق کیا جائے۔ اس مسئلے پر اظہار خیال کا حق متدین علمائے دین ہی کو ہے۔ اداکاروں کا اس مسئلے پر شرعی رائے ظاہر کرنا اصولی طور پر غلط ہے۔

مجلس ادارت مجلہ فقہ اسلامی علمائے کرام کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اس عنوان پر دلائل سے مزین تحریریں ہمیں ارسال فرمائیں۔

☆امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے☆